اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ کا نظریۂ سکونِ زمین

کیا اِمام اَحمد رضا رحمہ اللہ یُونانی نظریات سے متأثر تھے؟

از قلم: ابو عبید محمد شہزاد نقشبندی

کیا امام احمد رضا رحمہ اللہ نے سکونِ زمین کا نظریہ یونانیوں سے متاثر ہو کر اختیار کیا ہے؟

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمہ اللہ وہ ہستی ہیں، جو بلا مبالغہ علومِ دینیہ کے علاوہ دُنیاوی سائنسی علوم میں بھی کمال کی مہارت رکھتے تھے، اندیشۂ طوالت کے پیشِ نظر سرِ دست ہم یہاں صرف ایک مثال پر اکتفا کرتے ہیں، پھر اپنے مقصد کی طرف چلتے ہیں، اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ نے سمتِ قبلہ کے بارے میں ایک کتاب لکھی جس کا نام ہے: كشف العلة عن سمت القبلة، جس کا اُردو نام "قبلہ نُما" ہے جو کہ آپ کو PDF Format میں یہاں سے مل سکتی ہے:

https://archive.org/details/qibla-numa

ہو سکتا ہے کوئی سمتِ قبلہ کے الفاظ سے یہ سمجھے کہ یہ کتاب فقہی مسائل پر لکھی گئی ہو گی، جبکہ ایسا بالکل نہیں، بلکہ یہ کتابِ مستطاب سائنس کی شاخ علمِ ہندسہ Geometry، پھر اس کی بھی ایک شاخ Spherical trignometry پر لکھی گئی ہے، اس کتاب میں جہاں دیگر اس فن کی بیش بہا تحقیقات Researches اپنے جلوے لُٹا رہی ہیں، وہیں اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ کی اس فن میں کمال دسترس کا منہ بولتا ثبوت اس طور پر بھی موجود ہے کہ آپ نے اپنی طرف سے ایسے ایسے نئے فارمولے ایجاد فرمائے کہ ماہرینِ فن کی عقلیں دنگ رہ جاتی ہیں، اس کتاب کا دوسرا باب خاص اِسی مقصد کیلئے باندھا گیا ہے، اِس باب

میں آپ نے سمتِ قبلہ معلوم کرنے کے 10 قواعد ایجاد فرمائے ہیں، یہ کتاب چونکہ عربی اصطلاحات پر مشتمل ہے اور جیسے ہی اس کتاب کا نام موجودہ دَور کے پروفیسرز اور سٹوڈنٹس حضرات سنتے ہیں، تو اس کتاب کو حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور بعدِ حصول پڑھنے اور سمجھنے کی سعی کرتے ہیں، جب مطالعہ کرتے ہیں تو اُنہیں کافی مایوسی ہوتی ہے کیونکہ یہ حضرات عربی اصطلاحات سے ناواقف ہوتے ہیں، ظاہر ہے یہ اُن کی اپنی کمزوری ہے کہ وہ عربی اصطلاحات سے ناواقف ہیں، فقیر نے بعض نادانوں کی تحریرات پڑھی ہیں، جن میں کچھ اس طرح کے تاثرات تھے کہ معاذ اللہ اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ چونکہ اِن فنون کو نہیں جانتے تھے،اِس لیے اپنی علمیت کی دھاک بٹھانے کیلئے اُنہوں نے مشکل زبان استعمال کی ہے،(یہ تاثرات فوزِ مبین کے بارے میں تھے)حالانکہ یہ اُن کی اپنی کج فہمی اور کوتاہ علمی ہے،اِسی چیز کے پیشِ نظر ہم کشف العلۃ سے ایکFormula جدید انگلش اور Scientific calculator کی زبان میں یہاں نقل کرتے ہیں، جس سے یہ اندازہ ہوگا کہ امام احمد رضا خان رحمہ اللہ اِن فنون میں کیسی مہارتِ تامہ رکھتے تھے،اِن تمام Formulas کو ہم نے اپنی کتاب "علمِ توقیت" میں ابتداءً عربی اصطلاحات میں بعینہ نقل کیا ہے، پھر اُنہیں جدید طرز پر ڈھالا ہے اور انٹرنیٹ پر موجود جدیدFormulas سےCompare بھی کیا ہے، بحمدہ تعالیٰ نتائج بالکل

دُرست برآمد ہوئے، یہاں ہم اپنی کتاب کے ص:197 سے عبارت نقل کر رہے ہیں، ملاحظہ ہو:

قاعدہ نمبر10:

قاعدۂ مذکورہ کا بیان و شرائط:

(اعلیٰ حضرت کی اس عبارت کا پیچھے سے تعلق ہے، کچھ چیزیں پیچھے بیان ہو چکی ہیں، مگر جدید طرز پر لکھنے میں ہم نے اُنہیں Repeat کیا ہے تاکہ مکمل Formula پڑھنے کو مل جائے!):

اگر فصل طول شرقی خواہ غربی کم اور عرض جنوبی ہے یا فصل بیش اور عرض شمالی اور بہر حال عرض البلد مساوی تمام عرض موقع نہیں بلکہ کم یا زائد ہے تو ان آٹھوں صورتوں میں عرض البلد و عرض موقع کو جمع کر دیں۔اب

محفوظ- جیب مجموع العرضین = ظل انحراف از نقطۂ شمال بہ نقطۂ اعتدال

کیلکولیٹر میں مذکورہ بالا فارمولے کو حل کرنے کا طریقہ

مثال:

شہر سفالہ کا مکہ معظمہ سے فصل طول 5°25'، عرض جنوبی 20°10'

$$=\text{Tan}^{-1}\left[(\text{Tan}21°25')^{-1}\times\text{Cos}05°25'\right]=68°30'$$

$$=90-68°30'=21°30'$$

عرض موقع العمود + عرض بلد = مجموع العرضین

$$=20°10'+21°30'=41°40'$$

$$=\mathrm{Tan}^{-1}[(\mathrm{Sin}68°30'\times\mathrm{Tan}5°25')\div\mathrm{Sin}41°40]=7°34'$$

پس انحراف از نقطۂ مشرق بہ شمال 82°26'۔

اُمیدِ واثق ہے کہ اہلِ فن اِس ایک مثال سے یہ سمجھ جائیں گے کہ امام علم و فن، اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ اِن فنون میں کیسا کمال رکھتے تھے،اس تمہید کے بعد اب یہ سمجھئے کہ آپ رحمہ اللہ حق شناس تھے اور تحقیق سے جو چیز ظاہر ہوتی تھی، آپ اُسی کے قائل تھے، چاہے اُس نظریے کا تعلق جدید سائنس سے ہو، یا اُس کا تعلق قدیم فلسفہ سے، کیا قدیم فلسفہ سے آپ واقعی متاثر تھے،اس کا انداز اس بات سے لگائیے کہ آپ نے اِن کے نظریات کے رد پر پوری ایک کتاب تحریر فرمائی جس کا نام ہے: "الكلمة الملهمة في الحكمة المحكمة لوهاء الفلسفة المشئمة"اِس کتاب کو آپ اس لنک سے پی ڈی ایف فارمیٹ میں حاصل کر سکتے ہیں:

https://archive.org/details/ibnemeeran777_gmail_20150430_1903

اس کتاب کے آغاز میں آپ رحمہ اللہ کے الفاظ ملاحظہ ہوں، جن سے ہر صاحبِ عقل و شعور یہ بات باخوبی جان سکتا ہے کہ اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ یونانیوں کے نظریات سے کس قدر نالاں تھے!

"بعونہ تعالیٰ فقیر نے رَدِّ فلسفہ جدیدہ میں ایک مبسوط کتاب مسمّٰی بنام تاریخی "فوزِ مبین درردِّ حرکتِ زمین (زمین ساکن ہے)" لکھی جس میں ایک سو پانچ ۱۰۵ دلائل سے حرکتِ زمین باطل کی، اور جاذبیت و نافریت و غیرھا مزعومات فلسفہ جدیدہ پر وہ روشن رَد کیے جن کے مطالعہ سے ہر ذی انصاف پر بحمدہ تعالیٰ آفتاب سے زیادہ روشن ہو جائے کہ فلسفۂ جدیدہ کو اَصلاً عقل سے مَس نہیں، اُس کی فصل سوم میں ایک تذییل لکھی جس میں وہ دس دلائل ذکر کیے کہ فلسفۂ قدیمہ (یونانی فلسفہ) نے رَدِّ حرکت زمین پر دیئے۔ ہم نے اُن کا اِبطال کیا کہ یہ دلائل باطل وزائل ہیں۔

اُن میں سے تعلیلِ پنجم یہ تھی، فلک میں میل مستدیر ہے تو زمین میں نہ ہوگا کہ طبیعت متضاد ہے۔

ہفتم یہ کہ زمین میں مبدء میلِ مستقیم ہے تو مبدء میلِ مستدیر محال۔

ہشتم یہ تھی کہ زمین کا دورہ طبعاً وارادۃً نہ ہونا ظاہر اور قسر کو دوام نہیں۔

نہم یہ کہ حرکت زمین ماننے والوں کے نزدیک یہ حرکت نامتناہی ہے تو قوتِ جسمانی سے اس کا صدور محال۔

دہم یہ کہ طبیعیات میں ثابت ہے کہ حرکتِ وضعیہ نہ ہوگی مگر اِرادیہ، اور زمین ذاتِ ارادہ نہیں۔ (فتاوٰی رضویہ: 383/27، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ نے یونانی فلاسفہ کے جن نظریات کا رد کیا ہے، اُن میں سے چند نظریات ہم یہاں ذکر کرتے ہیں:

1۔ پانچ نظریات تو وہ ہیں، جو خود فوزِ مبین میں مذکور ہوئے ہیں، جن کا ابھی مذکورہ بالا سطور میں ذکر ہوا، اس کے ساتھ ساتھ دلچسپ بات یہ ہے کہ خود فوزِ مبین میں اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ نے اُن دلائل کا رد کیا ہے کہ جو زمین کے ساکن ہونے پر یونانیوں نے قائم کیے تھے، یہ صرف اس لیے تھا کہ وہ دلائل ہی ایسے کمزور تھے، اگر اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ نے اُن کے نظریات سے متاثر ہو کر سکونِ زمین کا نظریہ قائم کیا ہوتا تو اُن کے کمزور دلائل کا رد کیوں کرتے، یہ اس بات پر دلیل ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نظر میں جو حق تھا آپ نے صرف اُسی کا ساتھ دیا۔

2۔ فلاسفہ عقولِ عشرہ کے قائل تھے۔

3۔ فلاسفہ فلک کو محددِ جہات قرار دیتے تھے۔

4۔ فلاسفہ خلا کو محال قرار دیتے تھے۔

5۔ فلاسفہ جسم کیلئے حیز، شکل اور مقدار کو طبعی قرار دیتے تھے۔

6۔ فلاسفہ افلاک کو متحرک مانتے تھے۔

7۔ فلاسفہ افلاک کی حرکت کو ارادیہ مانتے تھے۔

8۔ فلاسفہ افلاک میں خرق والتیام محال مانتے تھے۔

9۔ فلاسفہ جزء لایتجزیٰ یعنی ایٹم کے وجود کے قائل نہیں تھے۔

10۔ فلاسفہ زمانے کو قدیم مانتے تھے۔

یہ صرف بطورِ مثال کے اُن کے چند نظریات بیان کیے ہیں، جن کا اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ نے ردِ بلیغ کیا اور بلا مبالغہ آج تک ایسا رد کسی نے بھی نہیں کیا۔ اتنا رد کرنے کے باوجود کوئی کیسے کہہ سکتا ہے کہ اعلیٰ حضرت نے زمین کے ساکن ہونے کا نظریہ یونانیوں سے متاثر ہو کر اختیار کیا ہے۔

اب آیئے ہم آپ کو بتاتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ نے جو نظریہ قائم کیا ہے، یہ بعینہ یونانیوں والا نظریہ نہیں ہے بلکہ یہ نظریہ یونانیوں کے نظریے سے کئی اعتبار سے مختلف ہے، یہاں ہم حرکت و سکونِ زمین کے حوالے سے معروف تین نظریات کو بیان کرتے ہیں تاکہ معلوم ہو کہ کس قائل کا کیا نظریہ ہے اور اسی سے ہمارا مقصود روزِ روشن کی طرح واضح ہو جائے گا!

زمین کے متحرک و ساکن ہونے کے بارے میں معروف تین نظریات:

زمین ساکن ہے، یا متحرک، اِس حوالے سے تین نظریات ہیں:

1۔ جدید سائنس کا نظریہ:

جنہیں اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ فلسفۂ جدیدہ کہتے ہیں، اِن حضرات کا نظریہ یہ ہے کہ زمین اپنے چاند سمیت سورج کے گرد گردش کناں ہے، اور یہ لوگ آسمان کے وجود کے قائل نہیں ہیں۔

2۔ یونانیوں کا نظریہ:

یہ حضرات زمین کو ساکن مانتے تھے اور آسمانوں کے وجود کے قائل تھے، البتہ آسمانوں کے بارے میں یہ نظریہ رکھتے تھے کہ آسمان نو ہیں، جن کے نام بالترتیب یہ ہیں: فلکِ قمر، فلک عطارد، فلک زہرہ، فلک شمس، فلک مریخ، فلک مشتری، فلک زحل، سات یہ افلاک ہیں، جن میں قمر، عطارد، زہرہ، شمس، مریخ، مشتری، زحل ہیں، جنہیں سیاراتِ سبعہ کہا جاتا ہے، انہیں انگلش میں Planets کہتے ہیں، اِن کے اُوپر ایک فلک ہے جس میں بقیہ تمام کواکب ہیں، اِن کواکب کو ثوابت کہتے ہیں، جنہیں انگلش میں Fix stars کہتے ہیں، اس آٹھویں فلک کو فلک البروج کہتے ہیں، اس سے اُوپر ایک فلک ہے جس کا نام فلک اطلس یا فلک الافلاک ہے، فلاسفہ کا نظریہ یہ ہے کہ فلک الافلاک مشرق سے مغرب کی طرف حرکت کرتا ہے اور یہ اپنا ایک چکر تقریباً 24 گھنٹوں میں مکمل کرتا ہے، اِسی فلک کی متابعت میں بقیہ افلاک یعنی فلکِ قمر، فلک عطارد وغیرہ حرکت کرتے ہیں اور اُن افلاک میں موجود سیارات ساکن ہوتے ہیں، یہ جو ہمیں سیارات و کواکب حرکت کرتے اور طلوع و غروب کرتے نظر آتے ہیں، یہ افلاک کی حرکتِ تبعیہ کی وجہ سے ہے۔

3۔امام احمد رضا رحمہ اللہ کا نظریہ:

آپ رحمہ اللہ بھی زمین کو ساکن مانتے ہیں اور آسمانوں کے وجود کے بھی قائل ہیں لیکن آپ آسمانوں کو ساکن مانتے ہیں اور اُن میں موجود سیارات کو اور کواکب کو بامرِ خداوندی متحرک مانتے ہیں، یعنی ہمیں جو سیارات کو کواکب مشرق سے

مغرب کو حرکت کرتے نظر آتے ہیں، یہ اللہ کے حکم سے خود متحرک ہیں، نہ کہ آسمانوں کی حرکت سے۔

چنانچہ امام احمد رضا خان رحمہ اللہ ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں:
"ہمارے نزدیک کواکب کی حرکت نہ طبعیہ ہے نہ تبعیہ، بلکہ خود کواکب بامر الٰہی وتحریک ملائکہ آسمانوں میں دریامیں مچھلی کی طرح تیرتے ہیں"۔ کچھ سطور کے بعد مزید فرماتے ہیں: "ہمارے نزدیک نہ زمین متحرک نہ آسمان۔" (فتاویٰ رضویہ:114/30، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

اِس فرق سے یہ بات اظہر من الشمس ہوگئی کہ اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ نہ ہی یونانیوں سے متاثر تھے اور نہ ہی یورپیوں سے بلکہ آپ حق کے حامی وداعی تھے!